1961_2_1_8

اسٹیٹ آف بہار

بنام

کرپا شنکر جیسوال

14 اکتوبر 1960

جے۔ایل۔کپور، پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔سبّاراؤ اور کے۔این۔وانچو، جسٹسز۔

صنعتی تنازعہ۔مصالحتی کارروائی۔غیر رجسٹرڈ یونین۔کے ساتھ تصفیہ۔اگر انتظامی لوازمات ہے۔صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14 آف 1947)، دفعات (2)11، (6)12، (a)(3)18 اور (d)۔

منکا تھا ڈسٹلری کی انتظامیہ اور مزدوروں کی یونین کے درمیان مصالحتی افسر کے سامنے معاہدہ طے پایا۔مذکورہ تصفیے کی تاریخ پر یونین انڈین ٹریڈ یونین ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ نہیں تھی۔تصفیے کی شرائط پر انتظامیہ کی طرف سے عمل نہ کرنے پر مدعا علیہ جو مالک تھا، اور مذکورہ ڈسٹلری کے منیجر پر مقدمہ چلایا گیا اور مجسٹریٹ نے انہیں مجرم قرار دیا۔سیشن عدالت نے مدعا علیہ کی اپیل پر مجسٹریٹ کے حکم کی تصدیق کی۔مدعا علیہ کی طرف سے پٹنہ ہائی کورٹ میں اپیل پر ہائی کورٹ نے سزا کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور مدعا علیہ کو یہ کہتے ہوئے بری کر دیا کہ کوئی تسلیم شدہ یونین نہیں تھی اور چونکہ مصالحتی افسر نے معقول نوٹس دیے بغیر ڈسٹلری کا دورہ کیا تھا، اس لیے 18-3-1954 پر اس تاریخ پر ایک طرف مالک اور دوسری طرف مجموعی طور پر کارکنوں کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا تھا اور یہ فرض کرنا غلط تھا کہ کیونکہ کچھ کارکنوں نے اس معاہدے پر دستخط کیے تھے کہ اس نے تمام کارکنوں کو پابند کر دیا ہے۔

منعقد: مانا گیا کہ کسی تنازعہ کو صنعتی تنازعہ بنانے کے لیے یہ ضروری شرط نہیں ہے کہ اسے کسی تسلیم شدہ یونین کے ذریعے سپانسر کیا جائے یا کسی صنعتی ادارے کے تمام کارکنوں کو اس میں فریق ہونا چاہیے۔مصالحتی کارروائی کے دوران طے پانے والا تصفیہ صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ (a)(3)18 اور (d) کے تحت آتا ہے اور اس طرح تمام کارکنوں کو پابند کرتا ہے حالانکہ ایک غیر رجسٹرڈ یونین یا صرف کچھ مزدوروں نے تنازعہ اٹھایا ہوگا۔

مصالحتی افسر کی طرف سے دفعہ (2)11 کے تحت نوٹس کی عدم موجودگی مصالحتی افسر کے دائرہ اختیار کو متاثر نہیں کرتی ہے اور اس کا واحد مقصد اسٹیبلشمنٹ کو آگاہ کرنا ہے کہ جو شخص آ رہا ہے وہ مصالحتی افسر ہے نہ کہ

اجنبی۔14 دنوں کے اندر رپورٹ پیش نہ کرنے میں دفعہ(6) 12 کی کوئی بھی خلاف ورزی مصالحتی افسر کی طرف سے فرض کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے۔اس سے ان کارروائیوں کی قانونی حیثیت متاثر نہیں ہوتی جو ایکٹ کی دفعہ(2)20 میں فراہم کی گئی ہے۔

جہاں فریقین کے درمیان ایک نیا تصفیہ ہوتا ہے اور تمام تنازعات حل ہو جاتے ہیں، تب "عوامی مفاد کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ باسی معاملے کو دوبارہ زندہ کیا جائے"۔

نیوز پیپرز لمیٹڈ، الہ آباد بنام اسٹیٹ انڈسٹریل ٹریبونل، اتر پردیش، (1960)2 ایل ایل جے 37 کا حوالہ دیا گیا۔

اندھیری مارول کرلا بس سروس بنام ریاست بمبئی، اے آئی آر (1959) ایس سی 841 اور ریاست بہار بنام ہیرالال کیجریلال، (1960)1 ایس سی آر 726، منظور شدہ۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 83۔

فوجداری اپیل نمبر 286 آف 1956 میں ایڈیشنل سیشن جج، مونگیر کے 3 مارچ 1958 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والے مجرمانہ ترمیم نمبر 593 اور 594 ، 1958 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 25 جولائی 1958 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

ڈی۔پی۔سنگھ اور آر۔ایچ۔دھبر، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

سی۔پی۔لال، مدعا علیہ کے لیے۔

14 اکتوبر 1960۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کاپور جسٹس۔-یہ پٹنہ ہائی کورٹ کے بری ہونے کے فیصلے اور حکم کے خلاف آئین کے آرٹیکل (c)(1)134 کے تحت ایک سرٹیفکیٹ کی پیروی میں لائی گئی اپیل ہے۔کارکنوں اور منکا تھا ڈسٹلری کے انتظام کے درمیان کچھ تنازعات تھے جن کا مالک مدعا علیہ ہوتا ہے۔23 نومبر 1953 کو ڈسٹلری کے کارکنوں کی جانب سے اسسٹنٹ لیبر کمشنر، بھاگلپور کو ایک درخواست پیش کی گئی، جس پر بنارسی چودھری نے اپنی طرف سے اور ڈسٹلری کے کارکنوں کی طرف سے دستخط کیے۔اس درخواست میں کارکنوں کی کچھ شکایات بیان کی گئی تھیں۔مصالحتی کارروائی شروع ہوئی، اور 5 دسمبر 1953 کو ایک معاہدہ ہوا، جسے ہائی کورٹ نے 'کسی قسم کا معاہدہ' قرار دیا ہے۔

12 جنوری 1954 کو انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ کے تحت ڈسٹلری کے کارکنوں کی یونین کے اندراج کے لیے درخواست دی گئی تھی، اور اسے 23 مارچ 1954 کو منکا تھا ڈسٹلری مزدور پنچایت کے نام اور انداز

کے تحت رجسٹر کیا گیا تھا۔ڈسٹلری بند کر دی گئی اور کارکنوں کو فارغ کر دیا گیا، اور اس کے بعد 19 فروری 1954 کو منکا تھا ڈسٹلری مزدور پنچایت کے جنرل سکریٹری نے انتظامیہ کو ایک خط بھیجا، حالانکہ یہ اس وقت رجسٹرڈ نہیں تھا، جس میں معاوضے کی ادائیگی کے بغیر کارکنوں کو فارغ کرنے کے خلاف احتجاج کیا گیا اور آجروں کے دوسرے کارکنوں کو ملازمت دینے کے بعد فیکٹری کو دوبارہ شروع کرنے کے ارادے پر اعتراض کیا گیا۔اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ جن کارکنوں کو فارغ کیا گیا تھا، وہ کچھ سالوں سے کام کر رہے تھے اور ایسے کارکنوں کی ایک فہرست خط کے ساتھ منسلک کی گئی تھی۔خط کا درج ذیل حصہ اس اپیل کے مقاصد کے لیے متعلقہ ہے:-

" تمام افراد، جن کے نام ذیل میں دیے گئے ہیں، فیکٹری میں قانونی طریقے سے، مستقل بنیاد پر ماہانہ تنخواہ پر کام کریں گے۔ یہ صرف امید نہیں ہے، بلکہ مکمل طور پر یقین ہے کہ آپ مندرجہ بالا حقائق پر غور کریں گے اور خوشی سے اسے قبول کریں گے۔

تسلی بخش جواب ملنے پر، تمام کارکن، جو برسوں سے آپ کی فیکٹری میں کام کر رہے تھے، خود کو ڈیوٹی پر رپورٹ کریں گے اور آپ کے حکم کے مطابق کام کریں گے۔"

اگرچہ اسے ڈسٹلری کے مالکان سے خطاب کیا گیا ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اسے اسسٹنٹ کمشنر آف لیبر، بھاگلپور کو بھیجا گیا تھا، جہاں اسے 25 فروری 1954 کو موصول ہوا تھا۔اس خط پر درج ذیل توثیق کی گئی تھی:-

" آپ سے بات چیت کی۔انتظامیہ کو 10 مارچ 1954 کو صبح 11 بجے مصالحتی کارروائی میں شرکت کے لیے دوبارہ کہا جاتا ہے۔ یونین کو بھی اسی کے مطابق مطلع کیا جاتا ہے۔"

5 مارچ 1954 کو ڈسٹلری مزدور پنچایت کے جنرل سکریٹری کی طرف سے اسسٹنٹ لیبر کمشنر کو ایک اور درخواست بھیجی گئی تھی، جس میں ان تمام افراد کے ناموں کا ذکر کیا گیا تھا جنہیں مالکان نے حال ہی میں ملازمت دی تھی اور یہ دعا کی گئی تھی کہ جن لوگوں کو فیکٹری بند ہونے کے وقت فارغ کیا گیا تھا، انہیں بحال کیا جائے اور اجرت ادا کی جائے، اور اسسٹنٹ لیبر کمشنر سے درخواست کی گئی کہ وہ خود دورہ کریں اور صورتحال کا جائزہ لیں اور کارکنوں کو بحال کریں۔اس درخواست پر حکم یہ تھا:-

"فریقین کو کل میرے دفتر میں صلح کے لیے بلایا گیا ہے۔کارروائی کے نتائج کا انتظار کیا جا سکتا ہے"

18 مارچ 1954 کو انتظامیہ اور کارکنوں کے درمیان ایک تصفیہ طے پایا جس پر صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 (ایکٹ 14 آف 1947) کی دفعہ 4 کے تحت مقرر کردہ مصالحتی افسر کے دستخط ہیں (جسے

اس کے بعد مختصر مدت کے لیے ایکٹ کہا جاتا ہے)۔اس دستاویز پر ڈسٹلری کے مالک اور منیجر اور ورکرز پنچایت کے جنرل سکریٹری بنارسی چودھری اور پنچایت کے چھ دیگر ممبران نے بھی دستخط کیے تھے جو واضح طور پر پنچایت کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر تھے۔تصفیے کی شرائط حسب ذیل تھیں:

.1" اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ شیڈول "اے" میں نامزد کارکنوں کو ان کی خدمات میں وقفے کے بغیر ملازمت پر لے جایا جائے گا۔

.2 فیکٹری بند ہونے کے بعد مقرر کردہ نئے ہینڈز کو فارغ کر دیا جائے گا۔

.3 اگر تین شفٹ شروع ہوں گی اور فیکٹری میں روزگار کے دیگر بڑھتے ہوئے مواقع دستیاب ہوں گے تو انتظامیہ صرف ان کارکنوں کو ملازمت دے گی جو آج باقی ہیں اور جنہوں نے سنیارٹی کے لحاظ سے اگست 1953 اور ستمبر 1953 میں کام کیا تھا۔

.4 شری بنارسی چودھری، بالمیکی سنگھ، بھاسو سنگھ اور کالتو (؟) سنگھ مونگیر کی عدالت میں زیر التواء ایک مقدمے میں ملزم ہیں۔انتظامیہ اس بات پر متفق ہے کہ اگر انہیں عدالت سے بری کر دیا گیا تو انہیں نوکریاں دی جائیں گی۔

.5 تمام کارکنوں کو پہلے کی طرح مستقل بنیادوں پر رکھا جائے گا۔مل کے کھلنے کے بعد انہیں عارضی بنیادوں پر رکھنے کا حکم (؟) منسوخ کر دیا گیا ہے۔

.6 بقایاجات فی الحال فیکٹری کے دوبارہ کھلنے کے بعد ہفتہ وار بنیاد کے بجائے پہلے کی طرح ماہانہ بنیاد پر ادا کیے جائیں گے۔

.7 کارکنوں کی طرف سے اٹھائی گئی شکایات اور 5 دسمبر 1953 کے معاہدے کے تحت آنے والی شکایات کا فیصلہ لیبر کمشنر بہار، پٹنہ کرے گا اور اس کا فیصلہ فریقین کے لیے قابل قبول اور حتمی ہوگا۔

.8 فیکٹری کا کام فوری طور پر دوبارہ شروع کر دیا جائے گا۔

.9 کارکنوں کو وہ تمام فوائد اور مراعات حاصل رہیں گی جن کی ضمانت قانون یا استعمال اور رواج کے ذریعے دی جاتی ہے۔

.10 کارکنوں کو ان کی ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔"

استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ تصفیے کی شرائط پر عمل نہیں کیا گیا جس میں پرانے کارکنوں کو دوبارہ ملازمت نہیں دی گئی اور نئے ملازم کارکنوں کو فارغ نہیں کیا گیا۔اس کے بعد مدعا علیہ اور ڈسٹلری کے منیجر رام نارائن لال پر لیبر سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایل ڈی سنگھ کی طرف سے دائر شکایت پر حکومت بہار کی منظوری حاصل کرنے کے

بعد مقدمہ چلایا گیا۔ دونوں ملزموں کو مجرم قرار دیا گیا اور ہر ایک کو 150 روپے جرمانے یا غلطی پر ایک ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی گئی۔ دانشور مجسٹریٹ نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کے معنی میں ایک صنعتی تنازعہ تھا، اور یہ کہ 18 مارچ 1954 کا مصالحتی تصفیہ ایک درست تصفیہ تھا اور مدعا علیہ تصفیے کی پہلی مدت کو نافذ کرنے میں ناکام رہا۔ اس حکم کے خلاف، سیشن عدالت میں اپیل کی گئی اور تیسرے ایڈیشنل سیشن جج نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے فاضل مجسٹریٹ کے نتائج کی تصدیق کی۔

سیشن جج کے اس حکم کے خلاف صرف مدعا علیہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور ہائی کورٹ نے سزا کے حکم کو کالعدم قرار دے کر ملزم کو بری کر دیا۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ کوئی تسلیم شدہ یونین موجود نہیں تھی، حالانکہ " کسی قسم کی مبہم یونین " موجود تھی، اور چونکہ مصالحتی افسر نے معقول نوٹس دیے بغیر ڈسٹلری کا دورہ کیا تھا، اس لیے 18.3.1954 " پر مصالحتی افسر کا فیصلہ، اس لیے، دائرہ اختیار کے بغیر سمجھا جانا چاہیے "، اور یہ کہ ایک طرف مالک اور دوسری طرف مجموعی طور پر " مزدوروں " کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا، اور " یہ فرض کرنا بے معنی ہے کہ کیونکہ کچھ مزدوروں نے معاہدے پر دستخط کیے تھے کہ اس نے تمام مزدوروں کو پابند کر دیا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس تصفیے میں ایک سنگین عیب ہے جسے 18-3-1954 کے مصالحتی افسر کے فیصلے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے اس بنیاد پر کہ تصفیہ کوئی ایسا تصفیہ نہیں تھا جو مدعا علیہ پر پابند ہو، سزا کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

یہ ایک غلط نظریہ ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ کسی تنازعہ کے صنعتی تنازعہ کی تشکیل کے لیے یہ ایک مطلوبہ شرط ہے کہ اسے کسی تسلیم شدہ یونین کے ذریعے اسپانسر کیا جائے یا کسی صنعتی ادارے کے تمام کارکنوں کو اس کا فریق ہونا چاہیے۔ تنازعہ ایک صنعتی تنازعہ بن جاتا ہے یہاں تک کہ جہاں اسے کسی یونین کے ذریعے اسپانسر کیا جاتا ہے جو فوری معاملے میں رجسٹرڈ نہیں ہے یا جہاں اٹھایا گیا تنازعہ صرف کچھ کارکنوں کے ذریعے ہوتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں معاملہ ایکٹ کی دفعہ (a)(3)18 اور (d) کے تحت آتا ہے۔ نیوز پیپرز لمیٹڈ، الہ آباد بنام اسٹیٹ انڈسٹریل ٹریبونل، اتر پردیش ((1960) 2 ایل۔ ایل۔ جے۔ 37at38) بھی دیکھیں۔ 18 مارچ 1954 کے تصفیے پر، جو مصالحتی کارروائی کے دوران طے پایا تھا، جنرل سکریٹری اور یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان نے دستخط کیے تھے حالانکہ اس وقت یہ غیر رجسٹرڈ تھا۔ اس لیے ہم اس فیصلے پر اتفاق نہیں کر سکتے کہ 18 مارچ 1954 کا تصفیہ فریقین کے درمیان پابند معاہدہ نہیں تھا۔

دفعہ (2) 11 کا دائرہ کار اور اثر ہمارے سامنے اٹھایا گیا اور یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ مصالحتی افسر نے 18 مارچ 1954 کو ڈسٹلری میں آنے سے پہلے کوئی معقول نوٹس نہیں دیا تھا، اس لیے تصفیہ قانونی تصفیہ نہیں

تھااوراس کے نتیجے میں فریقین پر پابند نہیں تھااوراس کی خلاف ورزی ایکٹ کی دفعہ 29 کے تعزیراتی نتائج میں نہیں آسکتی تھی۔اب، دفعہ (2) 11 فراہم کرتا ہے:-

" کوئی مصالحتی افسر یا بورڈ یا عدالت کا رکن یا لیبر کورٹ، ٹرائی بنال یا نیشنل ٹریبونل کا پریذائیڈنگ آفیسر کسی بھی موجودہ یا گرفتار شدہ صنعتی تنازعہ کی تحقیقات کے مقصد سے معقول نوٹس دینے کے بعد کسی بھی ادارے کے زیر قبضہ احاطے میں داخل ہوسکتا ہے جس سے تنازعہ کا تعلق ہے۔

دفعہ 11 صرف مصالحتی افسران کے طریقہ کار اور اختیارات سے متعلق ہے اور ذیلی دفعہ 2 مصالحتی افسر کو معقول نوٹس دینے کے بعد کسی بھی اسٹیبلشمنٹ کے زیر قبضہ احاطے میں داخل ہونے کا اختیار دیتی ہے جس سے تنازعہ کا تعلق ہے۔ یہ نوٹس صرف کسی موجودہ صنعتی تنازعہ یا گرفتار شدہ صنعتی تنازعہ کی تحقیقات کرنے کے لیے احاطے میں داخل ہونے کے مقصد سے ہے، اور صرف اسٹیبلشمنٹ کو آگاہ کرنے کے لیے ہے کہ یہ مصالحتی افسر ہے جو آرہا ہے اور کوئی مطلق اجنبی نہیں ہے جس کا ایکٹ کے مقاصد کے لیے قائم کردہ مشینری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے دفعہ (2) 11 کے تحت نوٹس کی عدم موجودگی مصالحتی افسر کے دائرہ اختیار کو متاثر نہیں کرتی۔

اس بارے میں کہ مصالحتی افسر کیا کرسکتا ہے اور اسے کیا کرنا چاہیے، ایکٹ کے دفعہ 12 میں موجود ہے۔ ذیلی دفعہ 1 مصالحتی افسر کو دفعہ 22 کے تحت نوٹس کے بعد عوامی یوٹیلیٹی سروس کے معاملے میں مصالحتی کارروائی کرنے کا اختیار دیتی ہے جس کے تحت اس پر ایسا کرنے کا لازمی فرض عائد کیا جاتا ہے، اور دیگر تنازعات میں یہ اس کی صوابدید ہے کہ وہ طے شدہ طریقے سے مصالحتی کارروائی کرے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت اسے تنازعہ کی خوبیوں کو متاثر کرنے والے تمام معاملات میں بغیر کسی تاخیر کے تفتیش کرنی ہوتی ہے، اور وہ ایسے کام کرسکتا ہے جو وہ فریقین کو منصفانہ اور خوشگوار تصفیے پر آنے کے لیے آمادہ کرنے کے لیے ضروری سمجھے۔ ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ اگر تنازعہ کا کوئی تصفیہ ہو جاتا ہے تو اس کی رپورٹ مناسب حکومت کو بھیجی جائے گی، اور ذیلی دفعہ (4) میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کوئی تصفیہ نہیں ہوا تو اسی طرح کی رپورٹ مناسب حکومت کو بھیجی جائے گی۔ ذیلی دفعہ (5) حکومت کے اختیارات سے متعلق ہے جب تنازعہ کے حل نہ ہونے کے بارے میں رپورٹ موصول ہوتی ہے، اور ذیلی دفعات (6) جس پر انحصار کیا گیا تھا:-

دفعہ (6) 12 "اس دفعہ کے تحت ایک رپورٹ مصالحتی کارروائی کے آغاز کے چودہ دن کے اندر یا اتنی کم مدت کے اندر پیش کی جائے گی جو مناسب حکومت طے کرے۔

بشرطیکہ رپورٹ پیش کرنے کا وقت اس مدت تک بڑھایا جا سکے جس پر تنازعہ کے تمام فریقین تحریری

طور پر اتفاق کرسکیں۔"

یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ مصالحتی کارروائی شروع ہونے کے چودہ دن کے اندر حکومت کو رپورٹ نہیں بھیجی گئی تھی، اس لیے طے شدہ تصفیہ غلط تھا اور پابند نہیں تھا۔ اس تنازعہ کو پسپا کیا جانا چاہیے کیونکہ دفعہ (6) 12 کی کوئی بھی خلاف ورزی مصالحتی افسر کی طرف سے فرض کی خلاف ورزی ہوسکتی ہے؛ اس سے ان کارروائیوں کی قانونی حیثیت متاثر نہیں ہوتی جو ایکٹ کے دفعہ (2)20 میں فراہم کی گئی ہے۔ اس عدالت نے اندھیری مارول کرلا بس سروس بنام ریاست بمبئی میں ایسا فیصلہ دیا تھا۔ لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو تصفیہ 18 مارچ 1954 کو ہوا تھا، وہ قانونی تصفیہ نہیں تھا اور اس کی خلاف ورزی ایکٹ کی دفعہ 29 کی تعزیری دفعات کو راغب نہیں کرے گی۔

عدالتی مجسٹریٹ کے ذریعے مقدمے کا فیصلہ ہونے کے بعد فریقین 6 اکتوبر 1956 کو ایک نئے تصفیے پر پہنچے، جس میں کہا گیا:

"یہ کہ اس تصفیے نے اس دن 6 اکتوبر 1956 کو پٹنہ میں بنایا، کارکنوں کی تمام زیر التواء شکایات اور/یا مطالبات کو جو بھی ہو حل کرتا ہے۔"

اس کے نتیجے میں فارغ کیے گئے کارکنوں میں سے 25، جن کے نام سمجھوتے سے منسلک ضمیمہ اے میں دیے گئے ہیں، کو 8 اکتوبر 1956 سے بحال کر دیا گیا۔ فارغ کیے گئے دیگر کارکنوں کے حوالے سے دعوی واپس لے لیا گیا۔ اس تصفیے کو انڈسٹریل ٹریبونل نے 10 اکتوبر 1956 کے ایک حکم نامے کے ذریعے قبول کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریقین کے درمیان تمام تنازعات حل ہو چکے ہیں اور کارکنوں کو بحال کر دیا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر سبّا راؤ، جے کے الفاظ میں، ریاست بہار بمقابلہ ہیرالال کیجریلال میں "مفاد عامہ کی ضرورت نہیں ہے کہ باسی معاملے کو دوبارہ زندہ کیا جائے"۔ لہذا ہم ہائی کورٹ کے حکم کے ساتھ آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

اس لیے اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and authenticity of this document

12.06.24